9694 ـ اپنا شريك حيات خود تلاش كرنا

سوال

ميں باپرد ہو كر اور حجاب پہن كر مسلسل اپنا دوست تلاش كرنے كا اہتمام كرتى ہوں، ميرے خيال ميں مجھے پردہ اور حجاب اپنے ليے كوئى مناسب شريك حيات تلاش كرنے سے نہيں روكتا، اور جب مجھے كوئى مناسب شخص مل جائے تو ميں اپنے والدين سے اس كے ساتھ رشتہ كرنے كا مطالبہ كرونگى اور اس كے متعلق ان كى رائے لونگى.
ليكن بعض لوگ كہتے ہيں كہ جو كچھ ميں كر رہى ہوں اس سے تو بہتر ہے كہ تم پردہ ہى نہ كرو، تو كيا ميں حق پر ہوں كہ اسلام كسى بھى لڑكى كو اپنے ليے مناسب شريك حيات تلاش كرنے سے منع نہيں كرتا، اور اس ميں پردہ كرنے كا كوئى دخل نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان عورت كے ليے جاننا ضرورى ہے كہ اس پر شرعى پردہ كرنا فرض ہے، اور وہ ہر وقت شرعى پردہ كرنے كا التزام كرے، اور عورت كے ليے بےپردگى جائز نہيں، اور پھر پردہ نہ كرنا كبيرہ گناہ ہے جو اللہ كے عذاب اور سزا كا مستحق ٹھراتا ہے اور عورت كو ايك قيمتى جوہر ہے جيسا كہا جاتا ہے يہ ايك قيمتى ہيرا ہے جب بھى يہ لوگوں كے سامنے آ جائے اور بےپردہ ہو جائے تو وہ اپنى قيمت كھو بيٹھتا ہے.

لہذا ميں سوال كرنے والى اور ہر مسلمان عورت كو شرعى پردہ كرنے كى نصيحت كرتا ہوں، كيونكہ اسى ميں اللہ كى رضا اور خوشنودى ہے اور اس كى اطاعت و فرمانبردارى ہے، اور اللہ كى جانب سے بندے كے امور ميں آسانى و سہولت اور توفيق كا سبب ہے.

دوم:

رہا شادى كا مسئلہ تو يہ اس وقت فرض اور واجب ہو جاتى ہے جب مرد اور عورت شادى كى استطاعت و قدرت ركھتا ہو، اور انہيں فحاشى و بدكارى ميں پڑنے كا خدشہ ہو، اور پھر شادى انبياء عليہم السلام كى سنت اور طريقہ بھى ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور البتہ تحقیق ہم نے آپ سے قبل بھی رسول بھیجے اور ان کی بیویاں بنائی الرعد (38).

سوم:

یہاں ایک فرق پایا جاتا ہے کہ ایک مسلمان عورت خود خاوند تلاش کرے اور اس سلسلہ میں مردوں سے میل جول کرے یا پھر وہ اچانک کسی سے مل پڑے، پہلا طریقہ تو شرم و حیاء کے منافی ہے، کیونکہ عورت کو شرم و حیاء جیسے اخلاق سے مزین ہو کر حیاء کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور یہ چیز عورت کے جمال و خوبصورتی اور زینت میں شمار ہوتی ہے، اور پھر کنواری کے لیے تو یہ مثال پیش کی جاتی ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہے:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنواری لڑکی جو اپنے پردہ والے کمرہ ہو سے بھی زیادہ شرم و حیاء والے تھے، اور جب کسی چیز کو ناپسند کرتے تو یہ ان کے چہرہ سے پہچانی جاتی تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5751) صحیح مسلم حدیث نمبر (2320).

عورت اس سے بھی بہتر طریقہ استعمال کر سکتی ہے وہ وہ یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کرے کہ اس کے لیے کوئی نیک و صالح شخص کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے، اور دعا ایک ایسا اسلحہ ہے جو مسلمان کے لیے سب سے افضل اسلحہ ہے جس سے مسلمان شخص اپنی ضروریات و حاجات بوقت ضرورت حاصل کر سکتا ہے.

اور عورت یہ بھی کر سکتی ہے کہ وہ اپنی بعض مسلمان سہیلیوں سے بات چیت کرے جن پر انہیں بھروسہ ہو اور وہ امانتدار ہوں کہ وہ کسی ایسے شخص کا بتائیں جو کسی مسلمان لڑکی کو شادی کے لیے تلاش کر رہا ہو، تو یہ اس چیز سے افضل ہے کہ کوئی ایسا کام کیا جائے جو شرم و حیاء کے منافی ہو.

چہارم:

جس نے آپ کو یہ نصیحت کی ہے کہ پردہ نہ کرنا پردہ کرنے سے افضل ہے بلاشک و شبہ وہ غلطی پر ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک عورت اپنا پردہ اور دین چھوڑ کر اللہ کے حکم سے روگردانی کرتی پھرے کیونکہ اس کو ترک کرنا اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے اور سزا کا مستوجب ہے اور عدم توفیق کا باعث؟

اس لیے مسلمان عورت کو چاہیے کہ وہ اس شرف و فضیلت کو تھام کر رکھے جسے اکثر مسلمان عورتیں ترک کر چکی ہیں اور پھر یہ پردہ تو مسلمان عورت کا شعار ہے، اور اس کے صدق ایمان اور تقوی کی دلیل.

اس لیے میں سوال کرنے والی بہن کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پردہ نہ چھوڑیں بلکہ اس کا التزام کرتی رہے، اللہ تعالی اس کو ایسے خاوند سے نوازے گا جو اس کی زندگی کے معاملات میں آسانی لائیگا، اللہ تعالی ہی مددگار ہے.

واللہ اعلم .